تخریج شدہ
رسالہ نمبر: 105
بھیانک اُونٹ
شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرت علّامہ مولانا ابوبلال
محمد الیاس عطّار قادری رضوی
دامت برکاتہم العالیہ
مکتبۃ المدینہ
(دعوتِ اسلامی)
MC 1286

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

بھیانک اُونٹ

شیطٰن لاکھ سُستی دلائے یہ بیان (32 صَفْحات) آخِر تک پڑھ لیجئے اِنْ شَآءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ ثواب و معلومات کا ڈھیروں خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرُودِ پاک کی فضیلت

مدینے کے سُلطان، رَحْمتِ عالَمِیان، سَرْوَرِ ذیشان، مَحبوبِ رَحْمٰن صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عَظَمت نشان ہے: جسے کوئی مشکل پیش آئے اسے مجھ پر کثرت سے دُرُود پڑھنا چاہئے کیونکہ مجھ پر دُرُود پڑھنا مُصیبتوں اور بَلاؤں کو ٹالنے والا ہے۔

(اَلْقَوْلُ الْبَدِیع ص ٤١٤، بستانُ الْواعظین لِلْجَوزی ص ٢٧٤)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿۱﴾ بھیانک اُونٹ

کُفّارِ قریش ایک دن کَعْبۂ مُشَرَّفہ میں جَمْع تھے، نبیِّ اکرم، نورِ مُجَسَّم، شاہِ آدم و بنی آدم، رسُولِ مُحْتَشَم صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم بھی قریب ہی نَماز ادا فرما رہے تھے،

---

[1] یہ بیان امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ نے تبلیغِ قران وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے سنّتوں بھرے اجتماع میں فرمایا تھا۔ ترمیم واضافے کے ساتھ تحریراً حاضرِ خدمت ہے۔ -مجلسِ مکتبۃُ المدینہ

ابُوجَہل ایک بھاری پتَّھر اُٹھا کر دُکھیا دلوں کے چَین، رَحمتِ کونَین، رسولِ ثَقَلَین، نانائے حَسَنَین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے سرِ مُبارک کو مَعاذَاللہ سَجدے کی حالت میں کُچلنے کے ناپاک اِرادے سے آگے بڑھا اور جُوں ہی نزدیک پہنچا تو ایک دم بَوکھلا کر پیچھے کی طرف بھاگا، کُفّارِ ناہَنجار نے حیرت سے پوچھا: اَبُوالْحَکَم! تجھے کیا ہوا؟ بولا: میں جُوں ہی قریب پہنچا میرے تو اَوسان ہی خطا ہو گئے، میں نے دیکھا کہ ایک دَہشت ناک سَر اور خوفناک گردن والا **بھیانک اُونٹ** مُنہ کھولے دانت کَچکَچاتا ہوا مجھے ہَڑپ کرنے کے لیے آگے بڑھ رہا ہے! ایسا **بھیانک اُونٹ** میں نے آج تک نہیں دیکھا۔ **سرکارِ دوعالَم، نُورِ مُجسَّم**، شاہِ آدم و بنی آدم، **رسولِ مُحتَشَم** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: وہ جِبرائیل (عَلَیْہِ السَّلام) تھے، اگر ابُوجَہل اور نزدیک آتا تو اُسے پکڑ لیتے۔

(اَلسِّیْرَۃُ النَّبَوِیَّۃ لابن ھشّام ص۱۱۷)

نورِ خدا ہے کُفر کی حَرکت پہ خندہ زَن[1] (۱یعنی ہنسنے والا)

پھونکوں سے یہ چراغ بُجھایا نہ جائے گا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

واہ رے! شانِ بے نیازی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی شانِ بے نیازی بھی خوب ہے! کبھی اپنے محبوب مُبلِّغ کو دشمنوں کے ذَرِیعے مَصائِب و آلام میں مُبتَلا کر کے اِن کے خوب خوب

دَرَجات بُلند فرماتا ہے تو کبھی مُبلّغِ اعظم، رَحمتِ دوعالَم صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے دشمن کو وار کرنے سے قَبل ہی خوفزدہ کر کے یہ باوَر کرادیتا ہے کہ کہیں ہمارے مَحبوب صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو اکیلا مت سمجھ بیٹھنا!

آقائے مظلوم کو ستانے کا سبب

ہمارے آقائے مظلوم، سرورِ معصوم صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر کُفّارِ بَد اطوار کے ظُلم وسِتَم کا سبب صِرف یہی تھا کہ اب آپ صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کُھل کر لوگوں کو نیکی کی دعوت پیش کرنے لگے تھے، جب کہ ابتِداءً سَیِّدُ الْمُبَلِّغین، رَحْمَةٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے تین۳ سال تک خُفْیَةً (یعنی چُھپ کر) اسلام کی دعوت دی، پھر اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی جانب سے عَلَی الْاِعْلان تبلیغ کا حُکم ہوا۔ (ایضاً ص ۱۰۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿۲﴾ کوہِ صَفا سے نیکی کی دعوت

پارہ 19 سُوْرَۃُ الشُّعَرَآءِ آیت نمبر 214 میں ارشادِ ربّانی ہے:

وَ اَنْذِرْ عَشِیْرَتَكَ الْاَقْرَبِیْنَ ﴿۲۱۴﴾ ترجَمۂ کنزالایمان: اور اے محبوب اپنے قریب تر رشتہ داروں کو ڈراؤ۔ (پ۱۹، الشعراء، ۲۱۴)

اِس حُکمِ خُداوندی پر ہمارے آقائے قَرَشی، مولائے ہاشمی صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے کوہِ صَفا پر جلوہ فِگن ہو کر قبیلۂ قریش کو پکارا۔ جب لوگ جَمع ہوگئے تو ارشاد فرمایا: بتاؤ

اگر میں تم سے کہوں کہ وادیِ مکّہ سے ایک لشکر حملہ آور ہونا چاہتا ہے تو کیا تم یقین کرلو گے؟ سب بَیَک زَبان بول اُٹھے: کیوں نہیں! ہم نے تو ہمیشہ آپ (صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کو سچ بولتے ہی دیکھا ہے۔ مُبلِّغِ اعظم، رَحْمتِ دوعالَم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم، نبیِّ مُحْتَشَم، شافِعِ اُمَم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''تو سُن لو اگر تم مجھ پر ایمان نہیں لاؤ گے تو تم پر سَخْت عذاب نازِل ہوگا۔'' یہ سُن کر ابولَہَب بکواس کرنے لگ گیا اور لوگ مُنْتَشِر (مُنْ۔تَ۔شِر) ہوگئے۔ (بُخاری ج ۳ ص ۲۹٤ حدیث ٤٧٧٠، ٤٧٧١ مُلَخَّصاً)

مگر اُس رَحْمتِ عالَم کا گھر توحید کا گھر تھا
نہ آسکتی تھی مایُوسی کہ یہ اُمّید کا گھر تھا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿۳﴾ دروازے پر خون

اسلام کی عَلَی الْاِعْلان تَبلیغ شُروع ہوتے ہی ظُلْم وسِتَم کی جاں سوز آندھیاں چل پڑیں۔ آہ! نبیوں کے سرور، دو جہاں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اکبر صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے جِسْمِ منوَّر پر کُفّارِ بدگو ہر کبھی کوڑا اکرکٹ اُچھالتے تو کبھی دروازۂ رَحْمت پر جانوروں کا خون ڈالتے، کبھی راستوں میں کانٹے وغیرہ بچھاتے تو کبھی بدنِ انور پر پتّھر برساتے۔ ایک بار تو ان میں سے ایک بے رَحْم نے سجدے کی حالت میں گردن شریف کو نہایت شِدّت سے دبا دیا، قریب تھا کہ مُبارَک آنکھیں باہَر تشریف لے آتیں۔ کبھی ایسا بھی ہوا کہ

سَجدے کی حالت میں پُشتِ اطہر (یعنی مبارَک پیٹھ) پر **بچّہ دان** (یعنی وہ کھال جس میں اُونٹنی کا بچّہ لپٹا ہوا ہوتا ہے) رکھ دیا۔ علاوہ ازیں کُفّارِ جفا کار آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی شانِ عَظَمت نشان میں گُستاخانہ جُملے بَکتے، **پھبتیاں کَستے**۔ آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کو مَعاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ جادوگر اور کاہن بھی کہتے۔ (اَلْمَواہِبُ اللَّدُنِّیَّۃ ج۱ ص۱۱۸، ۱۱۹ وغیرہ مُلَخَّصاً)

پَیَمبر دعوتِ اِسلام دینے کو نکلتا تھا ۔ نَویدِ راحت وآرام دینے کو نکلتا تھا

نکلتے تھے قُریش اِس راہ میں کانٹے بچھانے کو ۔ وُجُودِ پاک پر سَو سَو طرح کے ظُلْم ڈھانے کو

خُدا کی بات سُن کر مَضْحَکے[1] میں ٹال دیتے تھے ۔ نبی کے جِسْمِ اطہر پر نَجاست ڈال دیتے تھے

تَمَسْخُر[2] کرتا تھا کوئی، کوئی پتّھر اُٹھاتا تھا ۔ کوئی توحید پر ہنستا تھا کوئی مُنہ چِڑاتا تھا

قُرَیشی مَرد اُٹھ کر راہ میں آوازے کَستے تھے ۔ یہ ناپاکی کے چَھرّے چار جانب سے بَرستے تھے

کلامِ حق کو سُن کر کوئی کہتا تھا یہ شاعِر ہے ۔ کوئی کہتا تھا کاہن[3] ہے کوئی کہتا تھا ساحِر[4] ہے

مگر وہ مَنْبَعِ حِلْم وحَیا خاموش رہتا تھا

دُعائے خیر کرتا تھا جَفا و ظُلْم سہتا تھا

راہِ خُدا میں مُصیبت جھیلنا سُنّت ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! ہمارے پیارے پیارے آقا مکّی مَدَنی مصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے اِسلام کی خاطِر کیسی کیسی تکالیف اُٹھائیں! یہ سب

---

[1] مَضْ۔حَ۔کہ۔ یعنی ہنسی مذاق [2] تَ۔مَسْ۔خُر۔ یعنی مَسخری [3] جِنّات سے پوچھ کر باتیں بتانے والا [4] جادوگر۔

کچھ کُھل کر نیکی کی دعوت شُروع کرنے کے بعد ہوا۔ لٰہذا جب بھی کسی کو **نیکی کی دعوت** دینے اوراس کے سبب کوئی تکلیف اُٹھانی پڑ جائے تو **سُلطانِ خیرُ الْاَنام** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی راہِ تبلیغِ اسلام میں پیش آنے والی تکالیف وآلام کو یاد کر کے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کیجئے کہ اُس نے **دِین کی خاطِر سختیاں جھیلنے والی سُنّت** ادا کرنے کی سَعادت بخشی۔ اِس طرح **اِنْ شَآءَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ شیطان ناکام ونامُراد ہوگا اور صَبْر کرنا آسان ہو جائے گا۔ یقیناً راہِ خُدا میں تکلیفیں اُٹھانا بھی **سُنّت** اور اِن پر صَبْر کرنا بھی **سُنّت** اور باوُجُود سَخْت ترین مُشکلات کے **نیکی کی دعوت** کا سلسلہ جاری رکھنا بھی **سُنّت** ہے۔

سُنّتیں عام کریں دِین کا ہم کام کریں
نیک ہو جائیں مُسلمان مدینے والے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿٤﴾ شِعْبِ اَبی طالِب

اعلانِ نُبُوَّت کے ساتویں[٧] سال جب کُفّارِ قُرَیْش نے دیکھا کہ اِن کے بے پناہ ظُلْم وسِتَم کے باوُجُود مُسلمانوں کی تعداد بڑھتی چلی جارہی ہے اور **حَمزہ وعُمر** رضی اللہ تعالٰی عنہما جیسے حضرات بھی ایمان لاچکے ہیں۔ شاہِ حبشہ **نَجّاشی** نے بھی مسلمانوں کو پناہ دے دی ہے تو ''**خصائِصِ کُبریٰ**'' کی رِوایت کے مُطابِق انہوں نے بِالاتِّفاق یہ فیصلہ کیا کہ (حضرتِ سیِّدُنا) **محمد** (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کو (**مَعَاذَاللہ** عَزَّوَجَلَّ) **عَلَی الْاِعْلان** شہید کر دیا

جائے۔ جب آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے چچا ابو طالِب کو پتا چلا تو انہوں نے بھی بَنی ہاشم و بَنی مُطَّلِب کو جَمْع کر کے کہا کہ (حضرتِ سیِّدُنا) **مُحمّد** (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کو تَحَفُّظ کی خاطِر اپنے شِعْب (یعنی دَرّے۔گھاٹی) میں لے چلو۔ چُنانچِہ ایسا ہی کیا گیا۔ (خصائصِ کُبریٰ ج ۱ ص ۲۴۹) یہ دَرّہ **مکّۂ مکرَّمہ** زادَھَا اللہُ شَرَفاً وَّ تَعۡظِیۡمًا میں واقِع ہے جو بَنی ہاشم کا مَورُوثی تھا۔ اور "**شِعْبِ ابی طالِب**" کہلاتا تھا۔ (دو پہاڑوں کے درمیانی راستے یا وہاں کے خشک قِطْعے یعنی زمین کو شِعْب کہتے ہیں)

سَماجی قَطْعِ تعلُّق (یعنی سوشل بائیکاٹ)

جب کُفّارِ قُریش کو پتا چلا کہ بَنی ہاشم و بَنی مُطَّلِب نے (سوائے ابولہب کے) بِلا امتیازِ مذہب، سُلطانِ عَرَب، مَحبوبِ رب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو اپنے ذِمّے لے لیا ہے، تو اُنہوں نے **مُحَصَّب** میں جو کہ **مکّۂ مکرَّمہ** زادَھَا اللہُ شَرَفاً وَّ تَعۡظِیۡمًا اور **مِنیٰ** شریف کے درمیان واقِع ہے، آپس میں عَہْد کیا کہ "جب تک "بَنُو ہاشم" **مُحمّد** (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کو اِن کے حوالے نہیں کریں گے کوئی شَخْص ان سے کسی قِسْم کا تعلُّق نہیں رکھے گا۔ نہ اِن کے پاس کوئی چیز فَروخْت کی جائے گی نہ ان سے رِشتہ ناطہ کیا جائے گا اور نہ ہی اِنہیں کُھلے بندوں پھرنے دیا جائے گا۔" یہ **مُعاہَدہ** لکھ کر کعْبۂ مُشرَّفہ کے دروازۂ مبارَکہ پر لٹکا دیا گیا۔ کُفّارِ قُریش نے اس پر سختی سے عمل کرتے ہوئے بَنُو ہاشم اور بَنُو عبدُالمُطَّلِب کا مکمّل طور پر "**سماجی قَطْعِ تعلُّق**" (یعنی سوشل بائیکاٹ) کر دیا۔ چُنانچِہ

یہ دونوں خاندان بھی مُسلمانوں کے ساتھ ''شِعْبِ ابی طالِب'' میں مَحصُور (یعنی مُقیّد) تھے۔

بڑی سختی سے کرتے تھے قُریش اِس گھر کی نگرانی ۔۔۔ نہ آنے دیتے تھے غَلّہ اِدھر تاحدِّ اِمکانی

کوئی غَلّے کا سوداگر اگر باہَر سے آجاتا ۔۔۔ تو رستے ہی میں جاکر بُولَہَب کمبخت بہکاتا

پہاڑوں کا دَرّہ اِک قَلْعَہ مَحصُور تھا گویا ۔۔۔ خُدا والوں کو فاقوں مارنا منظُور تھا گویا

رسولُ اللہ لیکن مُطمَئِن تھے اور صابِر تھے

خُدا جس حال میں رکھے اِسی حالت پہ شاکِر تھے

چمڑے کا ٹکڑا کھا لیا

اب صورتِ حال یہ تھی کہ **مکّۂ مکرَّمہ** زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّ تَعۡظِیۡمًا میں باہَر سے جو بھی غَلّہ (یعنی اَناج) آتا کُفّارِ جفاکار اسے خود ہی خرید لیتے اور مُسلمانوں تک نہ پہنچنے دیتے۔ جب مَحصُورِین (یعنی شِعْبِ ابی طالِب میں مُقیّد رہنے والوں) کے بچّے بھوک سے بِلبِلاتے تو کُفّارِ نابَنجار اِن کی آوازوں پر قہقہے لگاتے اور خُوشی مناتے تھے، خواتین کا دُودھ خشک ہوگیا تھا، مَحصُورِین (مَحْ۔صُو۔رِین) کئی کئی روز تک بھوکے پڑے رہتے، بعض اوقات بھوک سے بے تاب ہو کر دَرَخْتوں کے پتّے اُبال کر کھا کر پیٹ بھرتے۔ حضرتِ سیِّدُنا **سَعد ابن ابی وَقّاص** رضی اللہ تعالٰی عنہ کا بیان ہے کہ ایک بار رات کو انہیں سُوکھے ہوئے چمڑے کا ایک ٹکڑا کہیں سے مل گیا آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اُسے پانی سے دھویا، آگ پر بُھونا، کُوٹ کر پانی میں گھولا اور سَتُّو کی طرح پی کر اپنے پیٹ کی آگ بجھائی۔ (اَلرَّوْضُ الْاُنُف ج ۲ ص ۱۶۱)۔

وہ بھوکی بچّیوں کا رُوٹھ کر فی الفور مَن جانا　　خُدا کا نام سُن کر صَبْر کی تصویر بن جانا

تڑپنا بھوک سے کچھ روز آخر جان کھو دینا　　وہ ماؤں کا فلک کو دیکھ کر چُپ چاپ رو دینا

رِضا و صَبْر سے دِن کٹ گئے اِن نیک بختوں کے　　کہ کھانے کے لیے ملتے رہے پتّے دَرَخْتوں کے

گزارے تین سال اِس رنگ سے ایمان والوں نے

دِکھا دی شانِ اِسْتِقلال اپنی آن والوں نے

دِیمک کا کمال

جب تین۳ سال اِسی حال میں گزر گئے تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے اپنے حبیبِ پاک صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کو خبر دی کہ اس مُعاہَدے (مُ۔عا۔ہَ۔دے) کی تحریر **دِیمک** اِس طرح چاٹ گئی ہے کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے نام کے سوا اِس میں کچھ باقی نہیں رہا۔ آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے یہ خبر ابو طالِب کو دی، اُس نے جا کر کُفّارِ قُرَیْش سے کہا: ''اے گُروہِ قُریش! میرے بھتیجے نے مجھ کو اِس طرح کی خبر دی ہے تم اپنا لکھا ہوا مُعاہَدہ لاؤ، اگر یہ خبر صحیح نکلی تو تم قَطْعِ رِحْم (یعنی رشتے داری توڑنے) سے باز آؤ اور اگر غَلَط نکلی تو میں اپنے بھتیجے کو تمہارے حوالے کر دوں گا۔'' وہ اِس پر راضی ہو گئے۔ جب ''مُعاہَدہ'' دیکھا گیا تو ویسا ہی تھا جیسا کہ خبر دی گئی تھی۔ کچھ قِیل وقال (یعنی بَحْث و مُباحَثہ) کے بعد **پانچ۵ اَشخاص** (ہِشام بن عَمْرو، زُہَیر بن اَبی اُمَیّہ مَخْزُوْمی، مُطْعِم بن عَدِی، اَبُو الْبَخْتَرِی اور زَمْعَہ بن اَسْوَد) اِس مُعاہَدے کو چاک کرنے (یعنی پھاڑ ڈالنے) پر مُتَّفِق ہو گئے اور آخر کار اَبُو الْبَخْتَرِی نے

لے کر پھاڑ ڈالا۔ مگر افسوس! کفّارِ بداَطوار بجائے نادِم و شَرمسار ہونے کے مزید درپے آزار ہوگئے۔ (سیرتِ رسولِ عربی ص٦٣) ''سُبُلُ الْھُدٰی'' میں ہے: ان پانچ میں سے حضرتِ سیِّدُنا ہِشام رضی اللہ تعالٰی عنہ اور حضرتِ سیِّدُنا زُہَیر رضی اللہ تعالٰی عنہ کو اسلام قبول کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ (سُبُلُ الْھُدٰی ج٢ ص٤١٤)

حق کی راہ میں پتَّھر کھائے خوں میں نہائے طائف میں
دِین کا کتنی محنت سے کام آپ نے اے سلطان کیا (وسائلِ بخشش ص٣٨٨)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿۵﴾ طائف کا لرزہ خیز سفر

اب سفرِ مدینہ کے دَوران مکّۂ مکرّمہ زادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّ تَعْظِیْمًا سے اِسلامی بھائیوں کی طرف اِرسال کردہ ایک ''اجتماعی مکتوب'' میں سے **طائف کی رِقّت انگیز داستان** حسبِ ضَرورت ترمیم کے ساتھ پیش کی جاتی ہے، اِسے اشکبار آنکھوں سے پڑھیے: **اعلانِ نُبُوَّت** کے بعد نو سال تک ہمارے میٹھے میٹھے، پیارے پیارے آقا، مدینے والے **مصطفٰے** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم مکّۂ مکرّمہ زادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّ تَعْظِیْمًا کے اندر لوگوں میں اِسلام کی تبلیغ فرماتے رہے، مگر بَہُت تھوڑے اَفراد نے آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی نیکی کی دعوت قبول کی۔ کُفّارِ بد اَطوار کی طرف سے مُخالَفت کا زور روز بروز بڑھتا جارہا تھا۔ شاہِ خَیرُ الْاَنام صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اور صَحابۂ کرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان کو کُفّار بے حد

ستاتے اور طرح طرح سے مذاق اُڑاتے تھے۔ ہاں کافِر ہونے کے باوُجُود بعض لوگ ایسے بھی تھے جو آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے ہمدردی رکھتے تھے، اِنہیں میں سے آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا چچا ابو طالِب بھی تھا، اس کا کُفّار پر کافی رُعب و دَبدبہ تھا۔ دسویں سال اس کا اِنتِقال ہو گیا۔ اب کافِروں کے حوصلے ایک دم بُلند ہو گئے اور انکی طرف سے ظُلم وسِتَم کی آندھیوں نے خوب زور پکڑ لیا۔ چُنانچِہ رَحْمتِ عالَم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے **طائف** کا قَصْد (یعنی اِرادہ) فرمایا تاکہ وہاں جا کر لوگوں کو اِسلام کی دعوت عِنایت فرمائیں، طائف پہنچ کر بانیِ اسلام، شَہَنْشاہِ خیرُ الْاَنام، مَحبوبِ ربُّ السَّلام صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے پہلے پہل بَنُو ثَقِیف کے تین۳ سرداروں کو اِسلام کا پیغام پہنچایا۔

وہ ہادی جو نہ ہو سکتا تھا غیرُ اللہ سے خائف — چلا اِک روز مکّے سے نکل کر جانبِ طائف
دِیا پیغامِ حق طائف میں، طائف کے رئیسوں کو — دکھائی جنسِ رُوحانی کمینوں کو خسیسوں[1] کو

قَلَم کانپتا ھے !

افسوس! ان نادانوں نے حُسنِ اَخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ ربِّ اکبر صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی نیکی کی دعوت سُن کر بجائے سرِ تسلیم خم کرنے کے انتہائی سَرکَشی کا مُظاہرہ کیا اور طرح طرح سے بکواس کرنے لگے۔ آہ! ان بداَخلاق سرداروں نے ایسے ایسے گُستاخانہ جُملے بَکے کہ اِن کو قلمبند کرنے سے سگِ مدینہ عُفِیَ عَنْہُ[2] کا **قلم کانپتا ہے**،

---

[1] خَسِیس کی جَمْع۔ نالائقوں۔ [2] ع۔ فِ۔ یَ۔ عَنْہُ یعنی اسے مُعافی دی جائے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ اِس کو مُعاف فرمائے۔

میرے پیارے آقا میٹھے میٹھے **مصطَفٰے** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اب بھی ہمّت نہ ہاری، دوسرے لوگوں کی طرف تشریف لائے اور انہیں دعوتِ اسلام پیش کی۔ آہ! صد آہ! سروَرِ کائنات، شاہِ موجودات، مَحبوبِ ربُّ الْاَرضِ وَالسَّمٰوٰت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پیغامِ نَجات کو سننے کے لیے کوئی تیّار ہی نہ تھا، افسوس! وہ لوگ اپنے عظیم مُحسن کو دشمن سمجھ بیٹھے اور طرح طرح سے دل آزاریوں پر اُتر آئے۔ اُن کی بکواس کو صَفْحۂ قِرطاس (یعنی کاغذ کے صَفْحے) پر تحریر کرنے کی سگِ مدینہ عُفِیَ عَنْہُ میں تاب کہاں! اُن بے رَحموں نے صِرْف اُول فُول بکنے ہی پر اِکتِفا نہ کیا بلکہ اَوباش لڑکوں کو بھی پیچھے لگا دیا۔ یہ الفاظ تحریر کرتے ہوئے دل غم میں ڈوبا جارہا ہے، آنکھیں پُرنم ہوئی جارہی ہیں، آہ! وہ ظالم نوجوان، میری آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کے چَین، رَحْمتِ دارین، تاجدارِ حَرَمَین، سروَرِ کَونَین، نانائے حَسَنَین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی جان کو آ گئے اور تالیاں بجاتے، طرح طرح سے پَھبتیاں کستے پیچھا کرنے لگے، یکا یک اِن ظالموں نے پتَّھر اُٹھا لیے اور دیکھتے ہی دیکھتے...... آہ! آہ! صد ہزار آہ! میرے آقا...... میرے میٹھے میٹھے آقا...... میرے دل کے سُلطان آقا...... رَحْمتِ عالمیان آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے جِسْمِ مُبارک پر پتَّھراؤ شُروع کر دیا، ہائے کاش! سگِ مدینہ عُفِیَ عَنْہُ اُس وَقْت پیدا ہو کر ایمان لا چکا ہوتا...... کاش! دیوانہ وار...... پروانہ وار...... مستانہ وار...... وہ سارے پتَّھر اپنے جِسْم پر جھیلتا۔ ؎

مگر کریں کیا نصیب میں تو یہ نامُرادی کے دن لکھے تھے

نہ جانے چشمِ فلک نے یہ خُونی منظر کیسے دیکھا ہوگا؟ آہ! جِسْمِ نازنین پتّھروں سے زَخْمی ہوگیا اور اِس قدَر خون شریف بہا کہ نَعْلَین مُبارَک خون سے بھر گئیں۔ جب آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم بے قرار ہوکر بیٹھ جاتے تو کُفّارِ جفا کار بازو تھام کر اُٹھا دیتے۔ جب پھر چلنے لگتے تو دوبارہ پتّھر برساتے اور ساتھ ساتھ ہنستے جاتے۔ ؎

بڑھے اَنْبوہ[1] در اَنْبوہ پتّھر لے کے دیوانے ‌ ‌ لگے مینہ پتّھروں کا رَحْمتِ عالَم پہ برسانے

وہ اَبرِ لُطْف جس کے سائے کو گلشن ترستے تھے ‌ ‌ یہاں طائف میں اُس کے جِسم پر پتّھر برستے تھے

وہ بازو جو غریبوں کو سہارا دیتے رہتے تھے ‌ ‌ پَیاپے آنے والے پتّھروں کی چوٹ سہتے تھے

وہ سینہ جس کے اندر نُورِ حق مَسْتُور[2] رہتا تھا ‌ ‌ وُہی اب شَق ہوا جاتا تھا اِس سے خون بہتا تھا

جگہ دیتے تھے جِن کو حامِلانِ عرش[3] آنکھوں پر ‌ ‌ وہ نَعْلَینِ مُبارک ہائے خُوں سے بھر گئیں یکسر

حُضُور اِس جَور[4] سے جب چُور ہوکر بیٹھ جاتے تھے
شَقی[5] آتے تھے بازو تھام کر اُوپر اُٹھاتے تھے

پہاڑوں کا فِرِشتہ

حضرتِ سیِّدُنا جبرائیل امین عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام مَلَکُ الْجِبال (یعنی پہاڑوں پر مُوَکَّل فِرِشتے) کو لے کر تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمتِ سراپا عَظَمت میں حاضِر ہوئے۔ مَلَکُ الْجِبال نے آپ کی بارگاہ میں سلام عَرْض کرکے درخواست کی: اگر آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم حُکْم فرمائیں تو دونوں پہاڑوں کو ان کُفّار پر اُلَٹ دیتا

[1] اَم۔بوہ۔یعنی ہُجُوم [2] پوشیدہ۔چھپاہوا [3] عرش اُٹھانے والے فِرِشتے [4] ظُلْم [5] بدبخت۔

ہوں۔ یہ سن کر نبیِّ رَحمت، شفیعِ اُمّت، مالِکِ کوثر وجنّت، سراپا جود وسخاوت، قاسِمِ نعمت صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے جواب دیا: ''میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی ذاتِ پاک سے پُراُمّید ہوں کہ اگر یہ لوگ ایمان نہیں لائے تو اِن کی اَولاد میں ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کریں گے۔'' (بُخاری ج ۲ ص ۳۸۲ حدیث ۳۲۳۱)

اگر یہ لوگ آج اِسلام پر ایماں نہیں لاتے خدائے پاک کے دامانِ وَحدت میں نہیں آتے
مگر نَسلیں ضَرور اِن کی اِسے پہچان جائیں گی درِ توحید پر اِک روز آ کر سَر جھکائیں گی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

کوئی ڈانٹ کر تو دِکھائے !

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں کوئی ذرا سا ڈانٹ دے بلکہ اِصلاح کی بات ہی کہہ دے تو بسا اوقات ہم آپے سے باہَر ہو جاتے ہیں، اگر کوئی گالی دے دے یا تھپّڑ وغیرہ مار دے تب تو مکمَّل بلکہ کئی گُنا زیادہ اِنتِقام لے لینے کے باوُجود بھی شاید ہمارا غصّہ ٹھنڈا نہ ہو۔ مگر قربان جایئے! خاتَمُ الْمُرْسَلِین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر کہ اِتنا اِتنا ستائے جانے کے باوُجود بھی آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو اپنی ذات کے لیے غصّہ نہیں آتا اور نہ ہی اپنے دشمن کی بربادی و ہَلاکت کی آرزو ہے، اگر کوئی آرزو ہے تو فَقَط یِہی کہ اِسلام کا بول بالا ہو، ہر جانِب خدا عَزَّوَجَلَّ کے دِین کا اُجالا ہو اور لوگ ایک **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں جُھک جائیں۔

آسانیوں کے باوُجُود سُستی

اے عشقِ رسول کا دم بھرنے والے! مدینہ مدینہ کرنے والے عاشِقانِ رسول! کیا اسی کا نام عشقِ رسول ہے کہ سَیِّدُ الْمُبَلِّغِین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم تو کانٹوں پر چل کر بھی تبلیغِ دِین کریں اور ہم ٹھنڈی ہوا پھینکنے والے پنکھوں کے سائے میں بلکہ .A.C کی ٹھنڈک میں قالینوں پر بیٹھ کر بھی نیکی کی دعوت نہ دے پائیں! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم فاقوں کے سَبَب اپنے مُبارَک پیٹ پر پتَّھر باندھ کر بھی اسلام کی تبلیغ فرمائیں اور ہم ڈٹ کر اور وہ بھی عُمدہ سے عُمدہ نعمتیں کھانے کے باوُجُود بھی دین کیلئے کچھ نہ کر پائیں! کیا مَحَبَّتِ رسول اِسی کا نام ہے کہ محبوبِ ربِّ اکبر، مکّے مدینے کے تاجور، صَبْر ورضا کے پیکر صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم اپنے بدنِ اطہر پر پتَّھر کھا کر بھی اسلام کی تبلیغ کا فریضہ بجالائیں اور ہم پر لوگ پھول نچھاور کریں پھر بھی ہم اس عظیم مَدَنی کام سے جی چُرائیں۔

ہائے! مسلمانوں کا بگڑا ہوا کردار!

اے پیارے مصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کی دیوانگی میں جھومنے والے عاشِقانِ رسول! مُسلمانوں کی خَستہ حالی آپ کے سامنے ہے، کیا بے عملی کے سَیلاب اور مسجِدوں کی ویرانی دیکھ کر آپ کا دل نہیں جلتا؟ آہ! مغرِبی فیشن کی یَلغار، فِرنگی تہذیب کی طُومار، بے حیائیوں سے بھرپور پروگرام دیکھنے کیلئے گھر گھر رکھے ہوئے ٹی وی اور وی سی آر،

قدم قدم پر گناہوں کی بھر مار، ہائے! مسلمانوں کا بگڑا ہوا کردار! یہ سب باتیں مُسلمانوں کی خیر خواہی اور آخِرت کی بہتری کے طلب گار مسلمان کے لیے بے حد کَرْب و اِضْطِراب کا باعِث ہیں اور وہ اِصلاحِ مُسلمین کے لیے بے قرار ہوجاتا ہے، اے کاش! ہمیں بے عمل مسلمانوں کے سُدھار کی کوشش کا عظیم جذبہ نصیب ہوجائے! کاش! ہم اپنے عظیم مَدَنی مقصد میں کامیاب ہوجائیں۔ آئیے! لگے ہاتھوں اپنا مَدَنی مقصد مل کر دوہرائے لیتے ہیں: **مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔** اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

دو دَرد سنّتوں کا پئے شاہِ کربلا
اُمّت کے دِل سے لذّتِ فیشن نکال دو (وسائلِ بخشش ص ۲۹۰)

نیکی کی دعوت کی فضیلت و عَظَمت

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! ہمیں خوب خوب **نیکی کی دعوت** کی دھومیں مچانی چاہئیں، **نیکی کی دعوت** کی دُنیوی و اُخْروی (اُخ۔رَ۔وی) برکتوں کے کیا کہنے! **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ **کلیمُ اللہ** عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی طرف وَحْی فرمائی کہ جس نے **بھلائی** کا حُکم دیا اور بُرائی سے مَنْع کیا اور لوگوں کو میری اِطاعت (یعنی فرمانبرداری) کی طرف بلایا، قِیامت کے دن میرے **عرش** کے سائے میں ہوگا۔ (حِلیَۃُ الْاولیاء ج٦ ص٣٦ رقم ٧٧١٦)

باوُجُودِ قدرت گناہ سے نہ روکنے والے کیلئے وعید

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! یاد رکھئے! جو قوم قدرت کے باوُجُود گناہ کرنے والے

کو اِس سے روکتی نہیں، اندیشہ ہے کہ وہ نہ روکنے والی قوم مرنے سے پہلے دُنیا ہی میں عذاب میں گرِفتار ہو جائے۔ چُنانچِہ فرمانِ مصطَفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: اگر کسی قوم میں کوئی شَخْص گناہ کا مُرتکِب ہو اور قوم کے لوگ باوُجُودِ قدرت اسے گناہ سے نہ روکیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کے مرنے سے پہلے اُن پر اپنا عذاب نازِل فرمائے گا۔ (ابوداؤد ج ٤ ص ١٦٤ حدیث ٤٣٣٩)

40 ھزار اچّھے بھی ھَلاک کروں گا کیوں کہ ....

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! بے نَمازیوں، گالیاں بکنے والوں، فِلموں، ڈراموں، گانوں باجوں، غیبتوں اور چغلیوں وغیرہ گناہوں سے باز نہ آنے والوں سے دوستیاں گانٹھنا، ان کی حوصلہ افزائی کا باعِث بننا، ان کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا، کھانا پینا وغیرہ دنیا و آخِرت کیلئے سَخت تباہ کُن ہے۔ فُسّاق وفُجّار کی صُحبت اِختیار کرنے والوں کی مَذَمَّت کرتے ہوئے میرے آقا اعلیٰ حضرت امامِ اہلسنّت مجدِّدِ دین وملّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فتاوٰی رضویہ جلد 22 صَفْحہ 211 تا 212 پر نَقْل کرتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

وَ اِمَّا یُنۡسِیَنَّکَ الشَّیۡطٰنُ فَلَا تَقۡعُدۡ بَعۡدَ الذِّکۡرٰی مَعَ الۡقَوۡمِ الظّٰلِمِیۡنَ ﴿۶۸﴾ (پ۷، الانعام ٦٨)

ترجَمۂ کنزالایمان: اور جو کہیں تجھے شیطان بھلاوے تو یاد آئے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھ۔

(بَیان کردہ آیتِ مُبارَکہ میں "ظالمین" سے مُراد کون لوگ ہیں، اِس کی وضاحت کرتے

ہوئے فرماتے ہیں) **تفسیرِ احمدی** میں ہے: ظالم لوگ بدمذہب اور فاسِق اور کافِر ہیں، ان سب کے پاس بیٹھنا مَنْع ہے۔ (التفسیرات الاحمدیہ ص ۳۸۸) **مَروی ہوا اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے (حضرتِ سیِّدُنا) یُوشَع عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کو وَحْی بھیجی: میں تیری بستی سے **چالیس ہزار اچّھے اور ساٹھ ہزار بُرے لوگ ہلاک کروں گا**۔ عَرْض کی: الٰہی! بُرے تو بُرے ہیں اچّھے کیوں ہَلاک ہوں گے؟ فرمایا: اس لئے کہ جن پر میرا غَضَب تھا اُنہوں نے اُن پر غَضَب نہ کیا اور اُن کے ساتھ کھانے پینے میں شریک رہے۔

(الامر بالمعروف والنھی عن المنکر مع موسوعۃ ابن اَبِی الدُّنیا ج۲ ص ۲۱۳ رقم ۷۱)

نیکی کی دعوت کے لیے سفر کرنا سُنّت ہے

اے عاشِقانِ رسول! بس گناہوں کے خلاف اِعلانِ جنگ کر دیجئے، خود کو گناہوں سے بچانے کے ساتھ دوسروں کو بچانے پر کمر باندھ لیجئے، نیکی کی دعوت دینا، اس کے لیے گھر سے نکلنا، اس کی خاطِر سفر اِختیار کرنا، اس راہ میں آنے والی تکالیف کو برداشت کرنا یقیناً ہمارے میٹھے میٹھے آقا مکّی مَدَنی **مصطفٰے** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی **پیاری پیاری سُنّتیں** ہیں۔ اے کاش! ہم پر بھی کرم ہو جائے اور ہم بھی ان عظیم سنّتوں پر عمل کرنے والے بن جائیں اور **نیکی کی دعوت** کی خاطِر گھر سے نکلنا، سنّتوں کی تربیّت کیلئے عاشِقانِ رسول کے **مَدَنی قافِلوں** میں سفر کرنا اور اس کی تمام تر سختیوں پر صَبْر کرنا سیکھ لیں۔

اے عاشِقانِ رسول کہلانے والو! دنیا کے کام دھندوں کے لیے تو برسوں گھر سے دور

رہنے کے لیے تیّار ہو جاتے ہو، کیا **اللہ** عزَّوَجَلَّ کے دِین کی سَربُلندی کے لیے **مَدَنی قافِلے** میں سنّتوں بھرے سفر کی چند روز کیلئے بھی قربانی نہیں دو گے؟

سنّت ہے سفر دِین کی تبلیغ کی خاطر

ملتا ہے ہمیں درس یہ اَسفارِ[1] نبی سے (وسائلِ بخشش ص ۲۰۳) (۱ سفر کی جمع)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

عِلْم کے فضائل میں چار فرامینِ مصطَفٰے

اِسلام کا دَرْد دِل میں رکھنے والے ہر مسلمان سے میری غمگین اِلتجا ہے کہ تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے دنیا میں جہاں کہیں "**مَدَنی قافِلے**" نظر آئیں ان کے ساتھ کچھ نہ کچھ وَقت ضَرور گزاریئے اور **اللہ** عزَّوَجَلَّ توفیق دے تو اِن کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفر اختِیار کر کے اَجر و ثواب کے حقدار بنئے۔ **مَدَنی قافِلے** میں سفرِ عِلْمِ دین حاصِل کرنے کا بہترین ذَرِیعہ ہے اور **عِلْمِ دین کے فضائل** کے بھی کیا کہنے! "**دعوتِ اسلامی**" کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ الْمدینہ کی مطبوعہ 743 صَفْحات پر مشتمل کتاب، "**جنَّت میں لے جانے والے اعمال**" صَفْحہ 38 تا 40 سے **چار فرامینِ مصطَفٰے** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم مُلاحَظہ ہوں: ﴿۱﴾ جو شخص عِلْم کی طلب میں گھر سے نکلتا ہے فِرِشتے اُس کے اِس عمل سے خوش ہو کر اُس کے لئے اپنے پر بچھا دیتے ہیں۔ (طَبَرانی کبیر ج ۸ ص ۵٤ حدیث ۷۳٤۷)

﴿۲﴾ جو کوئی **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کے فرائض سے مُتَعَلِّق ایک یا دو یا تین یا چار یا پانچ کلمات سیکھے اور اسے اچّھی طرح یاد کرلے اور پھر لوگوں کو سکھائے تو وہ جنّت میں داخِل ہوگا۔ (اَلتَّرغِیب وَالتَّرھِیب ج۱ ص ۵۴ حدیث ۲۰) ﴿۳﴾ جو صُبْح کو مسجِد کی طرف بھلائی سیکھنے یا سکھانے کے ارادے سے چلے گا اُسے کامل حج کرنے والے کا ثواب ملے گا۔ (طَبَرانی کبیر ج ۸ ص ۹۴ حدیث۷۴۷۳) ﴿۴﴾ جو بندہ عِلْم کی جُسْتْجُو میں جوتے، موزے یا کپڑے پہنتا ہے تو اپنے گھر کی چوکھٹ (یعنی دروازے) سے نکلتے ہی اُس کے گناہ مُعاف کر دیئے جاتے ہیں۔ (طَبَرانی اَوسط ج ۴ ص ۲۰۴ حدیث ۵۷۲۲)

امیرِ قافِلہ کے حسنِ اَخلاق نے مجھے مَدَنی قافِلے کا مسافِر بنا دیا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ عِلْم کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے **مَدَنی قافِلے** بھی ہیں، عمر بھر میں یک مُشت 12 ماہ، ہر بارہ ماہ میں 30 دن اور ہر تیس دن میں 3 دن **عاشِقانِ رسول** کے ساتھ مَدَنی قافِلوں میں سنّتوں بھرا سفر کیجئے۔ مَدَنی قافِلے کی بَرَکتوں کو سمجھنے کیلئے ایک **مَدَنی بہار** مُلاحَظہ فرمایئے، چُنانچہ مرکزُ الْاولیا (لاہور) کے ایک اسلامی بھائی کا بیان کچھ یوں ہے کہ میری عُمرِ عزیز کے 25 بَرَس گزر چکے تھے مگر میں عِلْمِ دِین سے اس قدر کورا تھا کہ مجھے نَماز و روزے کے بنیادی اَحْکام تک معلوم نہ تھے۔ ایک دن مسجِد میں نَماز کے لیے حاضِر ہوا تو ایک اسلامی بھائی نے بڑے تپاک سے آگے بڑھ کر مجھ سے ملاقات کی، اسی دَوران **مَدَنی قافِلے** میں سفر کی دعوت بھی دی۔ **دعوتِ اسلامی**

کے ''مَدَنی ماحول'' سے نا آشنائی کے باعث میں نے انکار کر دیا مگر ہمارے مَحَلّے کی مسجِد کے امام صاحِب نے مجھ پر **انفِرادی کوشِش** فرمائی اور میری خوب ہمّت بندھائی یہاں تک کہ انہوں نے مجھے **مَدَنی قافِلے** میں سفر کے لئے آمادہ کرلیا۔ میں سفر کی نیّت سے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں حاضِر ہوگیا، اجتماع کے بعد صُبْح مَدَنی قافِلے نے سفر کرنا تھا، میں دُنیا کی مَحَبَّت کا مارا اتنی دیر مسجِد میں رہنے سے اُکتا سا گیا تھا اور ''مَدَنی قافِلے'' میں مزید 3 دن مسجِد میں رہنے کے تصوُّر سے گھبرا رہا تھا، میں نے یہاں سے فِرار ہوجانے کی نیّت بھی کرلی تھی کہ اتنے میں میرے **امیرِ قافِلہ** ڈھونڈتے ہوئے مجھ تک آپہنچے، شیطان نے مجھے اُکسایا کہ ''میاں اب تو پھنسے! یہ مولوی تمہیں نہیں چھوڑے گا،'' میں نے بھی دل میں کہا: دیکھتا ہوں مجھے یہ کیسے قافِلے میں لے جاتا ہے! لہٰذا شیطان کے بہکاوے میں آکر میں نے اپنے مُحسن امیرِ قافِلہ کو غصّے میں جھاڑ دیا کہ ''میاں جاؤ! میں آپ کو نہیں جانتا مجھے کسی مَدَنی قافِلے میں نہیں جانا، بس مجھے تنگ نہ کرو گھر جانے دو۔'' یقین مانئے! میری حیرت کی اُس وَقت انتِہا نہ رہی جب اپنی جلی کٹی سنانے کے بعد **امیرِ قافِلہ** کے لبوں پر مسکراہٹ کھیلتی دیکھی! انہوں نے مجھ پر غصّے کے ذَرِیعے جوابی کاروائی کرنے کے بجائے مسکرا مسکرا کر نہایت شفقت اور نرمی سے **مَدَنی قافِلے** میں سفر کیلئے مجھے سمجھانا شروع کردیا اور اس کیلئے میری مِنّت وسماجت کرنے لگے، اُن کے اعلیٰ اَخلاق نے مجھے **مَدَنی قافِلے**

میں سفر پر راضی کر ہی لیا اور میں **عاشِقانِ رسول** کے ہمراہ مَدَنی قافلے میں سنّتوں بھرے سفر پر روانہ ہوگیا، پہلے ہی دن جب مَدَنی قافِلے والوں نے سیکھنے سکھانے کے **مَدَنی حلقے** لگائے تو مجھے دل ہی دل میں بے حد ندامت ہونے لگی کہ صد کروڑ افسوس! 25 سال کی عُمر ہوگئی مگر ابھی تک دین کے بنیادی اَحکام بھی مجھے نہیں معلوم ! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ! **عاشِقانِ رسول** کی صُحبت میں 3 دن گزارنے کے بعد میں بَہُت سا عِلمِ دِین مَثَلاً وُضو، غُسل اور نَماز کے کئی اَحکام سیکھ کر اور **نیکی کی دعوت** کی دھومیں مچانے کا عظیم جذبہ لے کر اِس حال میں گھر پلٹا کہ میرے سر پر مَدَنی قافِلے کی یاد دلاتا **سبز سبز عمامے شریف** کا تاج جگمگا رہا تھا۔

اچّھی صُحبت ملے، خوب برکت ملے　　چل پڑو چل پڑیں قافِلے میں چلو

لُوٹ لیں رَحمتیں، خوب لیں برکتیں　　خواب اچّھے دِکھیں، قافِلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اِستِقامت بَہُت ضَروری ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہنر کوئی سا بھی ہو جب تک اسے اِستِقامت سے نہ سیکھا جائے مَہارت حاصل ہونا دشوار ہے، یِہی مُعامَلہ عِلْمِ دین کا ہے، نَفْس لاکھ سُستی دلائے، شیطان غفلت کی نیند سلانے کیلئے خواہ کتنی ہی لوریاں سُنائے آپ ہوشیار و بیدار

رہئے ، **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی قافلوں میں **عاشِقانِ رسول** کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر کرتے کراتے رہئے اور عِلْمِ دین سیکھتے سکھاتے رہئے ، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ کامیابی ضَرور آپ کے قدم چومے گی ۔ اُمُّ الْمؤمِنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا فرماتی ہیں، مدینے کے سلطان، رَحْمتِ عالمیان ، سرورِ ذیشان صلّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم کا فرمانِ عالیشان ہے: اَحَبُّ الْاَعْمَالِ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی اَدْوَمُھَا وَاِنْ قَلَّ یعنی اللہ تعالٰی کے یہاں سب سے پسندیدہ عمل وہ ہے جو ہمیشہ کیا جائے اگرچِہ قلیل ہو۔ (مُسلِم ص ۳۹۴ حدیث ۲۱۸)

مَدَنی اِنْعامات کس کیلئے کتنے؟

اِس پُرفِتن دور میں آسانی سے نیکیاں کرنے اور گناہوں سے بچنے کے طریقہ کار پر مشتمل شریعت وطریقت کا جامع مجموعہ بنام **"مَدَنی اِنْعامات"** بصورتِ سُوالات مُرتّب کیا گیا ہے۔ اسلامی بھائیوں کیلئے **72**، اسلامی بہنوں کیلئے **63**، طَلَبہ عِلْمِ دین کیلئے **92**، دینی طالِبات کیلئے **83**، مَدَنی مُنّوں اور مَدَنی مُنّیوں کیلئے **40** جبکہ خُصُوصی اسلامی بھائیوں (یعنی گونگے بہروں) کے لئے **27 مَدَنی اِنْعامات** ہیں ۔ بے شمار اسلامی بھائی ، اسلامی بہنیں اور طَلَبہ **مَدَنی اِنْعامات** کے مُطابِق عمل کر کے روزانہ سونے سے قَبْل "فکرِ مدینہ کرتے ہوئے" یعنی اپنے اعمال کا جائزہ لے کر **مَدَنی اِنْعامات** کے "جیبی سائز رسالے" میں دیئے گئے خانے پُر کرتے ہیں ۔ ان **مَدَنی اِنْعامات** کو اِخلاص کے ساتھ اپنا لینے

کے بعد نیک بننے اور گناہوں سے بچنے کی راہ میں حائل رُکاوٹیں **اللہ** عزَّوَجَلَّ کے فضل و کرم سے اکثر دُور ہوجاتی ہیں اور اس کی بَرَکت سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عزَّوَجَلَّ پابندِ سنّت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور **ایمان کی حفاظت** کے لئے کُڑھنے کا ذِہن بھی بنتا ہے۔ سبھی کو چاہئے کہ باکردار مسلمان بننے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ سے **مَدَنی اِنْعامات** کا رسالہ حاصِل کریں اور روزانہ **فکرِ مدینہ** (یعنی اپنا مُحاسَبہ) کرتے ہوئے اس میں دیئے گئے خانے پُر کریں اور ہجری سِن کے مُطابِق ہر مَدَنی یعنی قَمری ماہ کے ابتِدائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذمّے دار کو جَمْع کروانے کا معمول بنائیں۔

تُو ولی اپنا بنالے اُس کو ربِّ لَم یَزَل

''مَدَنی اِنْعامات'' پر کرتا ہے جو کوئی عمل (وسائلِ بخشش ص۶۰۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

عامِلینِ مَدَنی اِنْعامات کے لئے بِشارتِ عُظمٰی

مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر کرنے والے کس قَدَر خوش قسمت ہوتے ہیں اِس کا اندازہ اس **مَدَنی بہار** سے لگایئے چُنانچِہ حیدرآباد (بابُ الاسلام سندھ) کے ایک اسلامی بھائی کا کچھ اس طرح حلفیہ (یعنی قسمیہ) بیان ہے کہ ماہِ رَجَبُ الْمُرَجَّب ۱۴۲۶ھ کی ایک شب مجھے خواب میں **مصطفٰے جانِ رَحْمت** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی زِیارت کی عظیم

سعادت ملی۔لبہائے مُبارَکہ کو جُنبِش ہوئی اور رَحمت کے پھول جھڑنے لگے، اور میٹھے بول کے الفاظ کچھ یوں ترتیب پائے: **جو اِس ماہ روزانہ پابندی سے مَدَنی اِنْعامات سے مُتَعلِّق فِکْرِ مدینہ کرے گا، اللہ** عَزَّوَجَلَّ **اُس کی مغفِرت فرمادے گا۔**

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اختِتام کی طرف لاتے ہوئے **سنّت** کی فضیلت اور چند سنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مصطَفٰے جانِ رَحمت، شَمعِ بزمِ ہدایت، نَوشۂ بزمِ جنّت صَلَّی اللہ تَعالٰی عَلَیہِ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہوگا۔ (اِبنِ عَساکِر ج ۹ ص ۳۴۳)

سینہ تری سنّت کا مدینہ بنے آقا
جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

"یارب! زیرِ سبز گُنبد بٹھا" کے اٹھارہ حُروف کی نِسبت سے بیٹھنے کے 18 مَدَنی پھول

❁ **فرمانِ مصطفٰے** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جو لوگ دیر تک کسی جگہ بیٹھے اور بغیر ذِکْرُ اللہ اور نبیِّ کریم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر دُرُود پڑھے وہاں سے مُتفرِّق ہوگئے۔ انھوں نے

نقصان کیا اگر اللہ عزَّوَجلَّ چاہے عذاب دے اور چاہے تو بَخْش دے (اَلْمُستَدرَك لِلْحاكِم ج۲ ص ۱۶۸ حدیث ۱۸۶۹) ❁ حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما فرماتے کہ میں نے سَیِّدُ الْمُرْسَلِین ، خاتَمُ النَّبِیِّین ، جنابِ رَحْمَةٌ لِّلْعٰلَمِین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کو کَعْبہ شریف کے صَحْن میں اِحتِبا (اِحْ۔تِ۔با) کی صورت میں تشریف فرما دیکھا۔(بُخاری ج ٤ ص ۱۸۰ حدیث ۶۲۷۲) اِحتِبا کا مطلب یہ ہے کہ آدمی سُرِیْن کے بل بیٹھے اور اپنی دونوں پنڈلیوں کو دونوں ہاتھوں کے حلقے میں لے لے۔اس قِسْم کا بیٹھنا تواضُع (یعنی عاجزی و اِنکساری) میں شمار ہوتا ہے (مُلَخَّص از بہارِ شریعت ج ۳ ص ٤۳۲) ❁ اس دَوران بلکہ جب بھی بیٹھیں پردے کی جگہوں کی ہَیْئَت (ہَے۔اَت) و کیفیّت نَظَر نہیں آنی چاہیے، لہٰذا ''پردے میں پردہ'' کیلئے گُھٹنوں سے قدموں تک چادر ڈال لی جائے اگر کُرتا سنّت کے مُطابِق ہو تو اُس کے دامن سے بھی ''پردے میں پردہ'' کیا جا سکتا ہے ❁ حُضُورِ پُرنور، شافِعِ یَومُ النُّشُور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم جب نَمازِ فَجْر پڑھ لیتے چارزانو (یعنی چوکڑی مار کر) بیٹھے رہتے، یہاں تک کہ سورج اچّھی طرح طُلُوع ہو جاتا(ابوداؤد ج٤ ص ۳٤٥ حدیث ٤۸٥۰) ❁ جامعِ کراماتِ اولیاء جلد اوّل کے صَفْحَہ 67 پر ہے: امام یوسُف نَبہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی کی دوزانو (یعنی جس طرح نَماز میں اَلتَّحِیّات میں بیٹھتے ہیں اس طرح) بیٹھنے کی عادتِ کریمہ تھی ❁ نَماز کے باہَر (یعنی علاوہ) بھی دوزانو بیٹھنا افضل ہے (مراۃ ج۸ ص۹۰) ❁ سرورِ کائنات،

شاہِ موجودات صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم **عُموماً قبلہ رُو ہو کر بیٹھتے تھے** (اِحیاءُ العلوم ج ۲ ص ۴۴۹) ۞ **فرمانِ مصطفٰے** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: ''مجالِس میں سب سے مُکرَّم (یعنی عزّت والی) مجلس (یعنی بیٹھنا) وہ ہے جس میں قِبلے کی طرف مُنہ کیا جائے'' (طَبَرانی اَوْسَط ج ۶ ص ۱۶۱ حدیث ۸۳۶۱) ۞ **حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللّٰہ بن عمر** رضی اللہ تعالٰی عنہما **اکثر قِبلے کو مُنہ کر کے بیٹھتے تھے** (اَلْمَقاصِدُ الْحَسَنۃ ص ۸۸) ۞ **مُبلِّغ اور مُدرِّس کیلئے دَورانِ بَیان وتدریس سُنّت یہ ہے کہ پیٹھ قِبلے کی طرف رکھیں تاکہ ان سے عِلْم کی باتیں سننے والوں کا رُخ جانبِ قِبلہ ہو سکے** چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُنا علّامہ حافِظ سَخاوی علیہ رحمۃُ اللہِ القوی فرماتے ہیں: نبیِّ کریم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم **قِبلے** کو اس لئے پیٹھ فرمایا کرتے تھے کہ آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم جنہیں عِلْم سکھا رہے ہیں یا وَعْظ فرما رہے ہیں **اُن کا رُخ قِبلے کی طرف رہے** (اَلْمَقاصِدُ الْحَسَنۃ ص ۸۸) ۞ حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے **بے چین** دلوں کے چین، رَحْمتِ دارَین، سرورِ کونَین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو کبھی نہ دیکھا گیا کہ اپنے ہم نشین کے سامنے گُھٹنے پھیلا کر بیٹھے ہوں (تِرمِذی ج ۴ ص ۲۲۱ حدیث ۲۴۹۸) حدیثِ پاک میں ''رُکْبَتَیْن'' (یعنی گھٹنے) کا لفظ ہے اس سے مُراد ایک قول کے مُطابِق ''دونوں پاؤں'' ہیں جیسا کہ **مُفسّرِ** شہیر حکیمُ الْاُمّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنّان اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: یعنی حُضُورِ انور صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کبھی کسی مجلس (یعنی بیٹھک) میں کسی کی طرف پاؤں پھیلا کر نہیں بیٹھتے تھے، نہ اولاد کی طرف نہ اَزواجِ پاک کی طرف نہ غلاموں خادِموں کی طرف (مراۃ ج ۸ ص ۸۰) ❁ حضرتِ سیِّدُنا امام اعظم ابوحنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: میں نے کبھی اپنے اُستادِ محترم حضرتِ سیِّدُنا حمّاد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْجَوَاد کے مکانِ عالی شان کی طرف پاؤں نہیں پھیلائے ان کے احتِرام اور اِکرام کی وجہ سے، آپ (یعنی استاذِ گرامی قُدِّسَ سِرُّہُ السّامی) کے گھر مُبارَک اور میری رہائش گاہ میں چند گلیوں کا فاصلہ ہونے کے باوُجُود میں نے کبھی اُدھر پاؤں نہیں پھیلائے (مناقب الامام الاعظم ابی حنیفۃ للموفق حصّہ ۲ ص ۷) ❁ **آنے والے کیلئے سَرَکنا** (کِھسکنا) **سنّت ہے:** بہارِ شریعت جلد 3 صَفْحَہ 432 پر حدیث نمبر 6 ہے: ایک شخص رسولُ اللہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی خدمت میں حاضِر ہوا اور حُضُور (صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) مسجِد میں تشریف فرما تھے۔ اس کے لیے حُضُور (صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) اپنی جگہ سے سرک گئے اس نے عَرض کیا، یارسولَ اللّٰہ! (صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) جگہ کُشادہ موجود ہے، (حُضُور (صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) کو سرکنے اور تکلیف فرمانے کی ضَرورت نہیں) ارشاد فرمایا: مسلم کا یہ حق ہے کہ جب اس کا بھائی اسے دیکھے، اس کے لیے سرک جائے (شُعَبُ الْاِیمان ج ۶ ص ۴۶۸ حدیث ۸۹۳۳) ❁ **فرمانِ مصطفٰے** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم ہے: ''جب تم میں سے کوئی سائے میں ہو اور اُس پر سے سایہ رُخصت ہو جائے اور وہ کچھ دھوپ کچھ چھاؤں میں رہ جائے تو اسے چاہیے کہ

وہاں سے اُٹھ جائے''(ابوداؤد ج ٤ ص ٣٣٨ حدیث ٤٨٢١) ۞ میرے آقا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن لکھتے ہیں: پیر و اُستاذ کی نِشَسْت (یعنی بیٹھنے کی جگہ) پر ان کی غَیبت (غَے ۔ بَت یعنی غیر موجودَگی) میں بھی نہ بیٹھے (فتاوٰی رضویہ ج ٢٤ ص ٣٦٩،٤٢٤) ۞ جب کبھی اجتماع یا مجلس میں آئیں تو لوگوں کو پھلانگ کر آگے نہ جائیں جہاں جگہ ملے وَہیں بیٹھ جائیں ۞ جب بیٹھیں تو جوتے اتار لیں، آپ کے قدم آرام پائیں گے (اَلْجامِعُ الصَّغِیر ص ٤٠ حدیث ٥٥٤) ۞ مجلس (یعنی بیٹھک) سے فارِغ ہو کر یہ دُعا تین[۳] بار پڑھ لیں تو خطائیں مٹا دی جاتی ہیں اور جو اسلامی بھائی مجلس خیر و مجلسِ ذِکْر میں پڑھے تو اُس کیلئے اُس خیر (یعنی اچھائی) پر مُہْر لگا دی جائے گی ۔ وہ دُعا یہ ہے: ''سُبْحٰنَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ''[۱]

(ابوداؤد ج ٤ ص ٣٤٧ حدیث ٤٨٥٧)

ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو[۲] کُتُب (١) 312 صَفْحات پر مشتمل کتاب ''بہارِ شریعت'' حصّہ 16 اور (٢) 120 صَفْحات کی کتاب ''سُنّتیں اور آداب'' ہَدِیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے ۔ سنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے

---

[۱] ترجمہ: تیری ذات پاک ہے اور اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! تیرے ہی لئے تمام خوبیاں ہیں، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تجھ سے بخشش چاہتا ہوں اور تیری طرف توبہ کرتا ہوں ۔

مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

لوٹنے رَحمتیں قافلے میں چلو سیکھنے سنّتیں قافِلے میں چلو

ہوں گی حل مشکلیں قافلے میں چلو خَتم ہوں شامتیں قافِلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

۱۸ رجب المرجب ۱۴۳۳ھ

9-6-2012

یہ رِسالہ پڑھ کر دوسرے کو دے دیجئے

شادی غمی کی تقریبات، اجتماعات، اَعراس اور جلوسِ میلاد وغیرہ میں مکتبۃ المدینہ کے شائع کردہ رسائل اور مَدَنی پھولوں پر مشتمل پمفلٹ تقسیم کرکے ثواب کمایئے، گاہکوں کو بہ نیّتِ ثواب تحفے میں دینے کیلئے اپنی دُکانوں پر بھی رسائل رکھنے کا معمول بنایئے، اخبار فروشوں یا بچّوں کے ذَریعے اپنے مَحَلّے کے گھر گھر میں ماہانہ کم از کم ایک عدد سنّتوں بھرا رسالہ یا مَدَنی پھولوں کا پمفلٹ پہنچا کر نیکی کی دعوت کی دھومیں مچایئے اور خوب ثواب کمایئے۔

فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔ (جامع صغیر)

فِہرس

ماٰخذ و مراجع

کتاب	مطبوعہ	کتاب	مطبوعہ
کنزالایمان	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی	سبل الھدیٰ	دارالکتب العلمیۃ بیروت
التفسیرات الاحمدیہ	دارالکتب العلمیۃ بیروت	مناقب الامام الاعظم ابی حنیفۃ	کوئٹہ
صحیح بخاری	دارالکتب العلمیۃ بیروت	سیرتِ رسولِ عربی	ضیاءالقران پبلی کیشنز مرکز الاولیاء لاہور
صحیح مسلم	دارابن حزم بیروت	جامع کراماتِ اولیاء	مرکز اہلسنت برکات رضا
سنن ترمذی	دارالفکر بیروت	القول البدیع	دارالکتب العلمیۃ بیروت
سنن ابوداود	داراحیاء التراث العربی بیروت	المواہب اللدنیۃ	دارالکتب العلمیۃ بیروت
مستدرک	دارالمعرفۃ بیروت	بستان الواعظین	دارالکتب العلمیۃ بیروت
شعب الایمان	دارالکتب العلمیۃ بیروت	السیرۃ النبویہ	دارالکتب العلمیۃ بیروت
معجم کبیر	داراحیاء التراث العربی بیروت	الخصائص الکبریٰ	دارالکتب العلمیۃ بیروت
معجم اوسط	دارالکتب العلمیۃ بیروت	الروض الانف	دارالکتب العلمیۃ بیروت
الامر بالمعروف والنہی عن المنکر	المکتبۃ العصریۃ بیروت	احیاء العلوم	دارصادر بیروت
الترغیب والترہیب	دارالکتب العلمیۃ بیروت	مراٰۃ المناجیح	ضیاءالقران پبلی کیشنز مرکز الاولیاء لاہور
الجامع الصغیر	دارالکتب العلمیۃ بیروت	فتاوٰی رضویہ	رضافاؤنڈیشن مرکز الاولیاء لاہور
حلیۃ الاولیاء	دارالکتب العلمیۃ بیروت	بہارِ شریعت	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
تاریخ دمشق	دارالفکر بیروت	وسائل بخشش	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
المقاصد الحسنۃ	دارالکتاب العربی بیروت	☆☆☆	☆☆☆
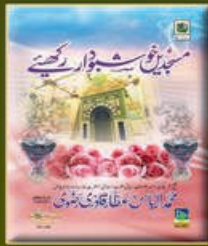
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سُنّت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے مہکے مہکے مَدَنی ماحول میں بکثرت سُنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جُمعرات مغرِب کی نَماز کے بعد آپ کے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں رِضائے الٰہی کیلئے اچھّی اچھّی نیّتوں کے ساتھ ساری رات گزارنے کی مَدَنی التجا ہے۔ عاشقانِ رسول کے **مَدَنی قافلوں** میں بہ نیّتِ ثواب سُنّتوں کی تربیّت کیلئے سفر اور روزانہ **فکرِ مدینہ** کے ذَریعے **مَدَنی اِنعامات** کا رسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کے ابتدائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی بَرَکت سے پابندِ سنّت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور **ایمان کی حفاظت** کیلئے کُڑھنے کا ذِہن بنے گا۔

ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذِہن بنائے کہ **"مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔"** اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اپنی اِصلاح کی کوشش کے لیے **"مَدَنی اِنعامات"** پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے **"مَدَنی قافِلوں"** میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

- کراچی: شہید مسجد، کھارادر۔ فون: 021-32203311
- لاہور: داتا دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ۔ فون: 042-37311679
- سردارآباد (فیصل آباد): امین پور بازار۔ فون: 041-2632625
- کشمیر: چوک شہیداں میرپور۔ فون: 058274-37212
- حیدرآباد: فیضانِ مدینہ، آفندی ٹاؤن۔ فون: 022-2620122
- ملتان: نزد پیپل والی مسجد، اندرون بوہڑگیٹ۔ فون: 061-4511192
- اوکاڑہ: کالج روڈ بالمقابل غوثیہ مسجد نزد تحصیل کونسل ہال فون: 044-2550767
- راولپنڈی: فضل داد پلازہ کمیٹی چوک، اقبال روڈ۔ فون: 051-5553765
- پشاور: فیضانِ مدینہ گلبرگ نمبر 1 النور سٹریٹ، صدر۔
- خان پور: دُرانی چوک نہر کنارہ۔ فون: 068-5571686
- نواب شاہ: چکرا بازار، نزد MCB۔ فون: 0244-4362145
- سکھر: فیضانِ مدینہ بیراج روڈ۔ فون: 071-5619195
- گوجرانوالہ: فیضانِ مدینہ شیخوپورہ موڑ، گوجرانوالہ۔ فون: 055-4225653
- گلزارِ طیبہ (سرگودھا) ضیا مارکیٹ، بالمقابل جامع مسجد سید حامد علی شاہ۔ 048-6007128

مکتبۃ المدینہ (دعوتِ اسلامی)

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)

فون: 021-34921389-93 Ext: 1284

Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net